Postal Reg. No: PB/1023/2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

جماعت احمدیہ کا اصول

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جس گورنمنٹ کے ذریعہ آزادی سے زندگی بسر ہو اور پورے طور پر امن حاصل ہو اور فرائض مذہبی کما حقہ ادا کر سکیں اسکی نسبت بدنیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے ...... سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی ...... سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گزاری کی جائے سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۰)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 — شمارہ: 45

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

12/ شعبان 1421 ہجری 9/ نبوت 1379 ہش 9/ نومبر 2000

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو

تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ: تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (سورہ قصص آیت ۸۴)

ترجمہ: عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ہی ملتا ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (سورہ لقمان)

ترجمہ: اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پر اِترا کر مت چل بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبّر کرنے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِى قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ" فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَ نَعْلُهٗ حَسَنَةً؟ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ" (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور اور تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض آدمی چاہتے ہیں کہ ان کے کپڑے اور جوتے خوبصورت ہوں (تو کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہو گا؟) فرمایا خدا جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے کبر حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو ذلیل سمجھنا

ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام: تکبّر کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے۔ اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں۔ اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔ صوفی کہتے ہیں کہ **انسان** کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ **نکلنے لگتے** ہیں تو **نکلتے** رہتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا کے **فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ** اور دُعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے ایک عورت سیدانی تھی اسے پیاس لگی وہ دوسرے کے گھر میں جا کر کہنے لگی امتی تو پانی تو پلا مگر پیالہ کو دھو لینا کیونکہ تم امتی ہو اور میں سیدانی اور آل رسول ہوں۔

بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے **ایک شخص** غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اسکا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں ان سب سے بچنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد ۶)

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شائد نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سر چشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔

ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دُعا مانگنے میں ست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک **شخص جو اپنے بھائی** کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔

ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دُعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ (نزول المسیح)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

مجلس عرفان

(۱۸ر فروری ۲۰۰۰ء)

(مرتبہ: غلام مصطفی تبسم)

(۱۸ر فروری ۲۰۰۰ء کو مسجد فضل لندن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ ہمیں امید ہے کہ احباب ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے احباب کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ مفید اور معلوماتی مجلس عرفان میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے) (ادارہ)

سوال: خطرناک بیماریاں جو انسان کے اندر پوشیدہ ہوتی ہیں ان سے بچنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر کون سی دعائیں کرنی چاہئیں؟

جواب: دراصل پوشیدہ بیماریاں ہوں یا ظاہری بیماریاں ہوں ایک دعا ایسی ہے جو ان سب میں بہت کام آتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ فَاشْفِ مَرْضَانَا شِفَاءً كَامِلًا لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ اس دعا کی میں بہت پابندی کرتا ہوں اور اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی جو دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں ان کے لئے یہ دعا کرتا ہوں تو آپ بھی یہ دعا کیا کریں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے خدا شفاء دینے والا تو ہی ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی اور شفا نہیں ہے۔ پس ہمارے مریضوں کو اچھا کر دے، شفا دے جلدی، کامل ایسی شفا کہ اس کے بعد بیماری کا بد اثر باقی نہ رہے۔

اس کے سوا ایک اور دعا بھی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا۔ وہ بھی بہت پیاری دعا ہے فَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ کہ بیمار تو میں ہوتا ہوں اور اچھا اللہ میاں کرتا ہے۔ میرا خدا کتنا مہربان ہے کہ اپنی غلطیوں سے میں بیمار ہوتا ہوں، کوتاہیوں سے بیمار ہوتا ہوں اور جب اچھا کرتا ہے تو میرا خدا اچھا کر دیتا ہے۔ تو اس دعا کو بھی یاد رکھیں۔

پھر ایک عمومی دعا ہے جس کو اسم اعظم کا نام بھی دیا گیا ہے۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي۔ یہ تین دعائیں ایسی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے سوال کے جواب میں کافی ہونگی ویسے جو دل میں آئے دعا کریں۔

سوال: آتش فشاں پہاڑ کیوں پھٹتے ہیں؟

جواب: حضور نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اس کا ایک حصے کا جواب تو ابھی ہو چکا ہے۔ یہ سوال پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو میں عمومی طور پر تو جانتا ہوں لیکن میں نے پسند کیا ہے کہ علمی طور پر اس کا کوئی ٹھوس جواب دیا جائے۔ جو علماء اس فن کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہو۔ اتفاق سے جب یہ سوال آیا تو دوسرے دن ہی الفضل میں ایک تفصیلی مضمون بھی آ گیا (الفضل ربوہ ۲ر فروری ۲۰۰۰ء) وہ بھی آتش فشانوں کے پھٹنے کے متعلق تھا۔ تو میں نے سوچا کہ اس سے اور دوسرے ماہرین کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ہمارے جو پرائیویٹ سیکرٹری ہیں منیر احمد صاحب جاوید، ان کی بیٹی بھی بڑی ہوشیار اور قابل ہے انہوں نے انٹرنیٹ سے یہی سوال کر کے کچھ معلومات اکٹھی کیں۔ پھر میں نے سب کو جوڑ دیا اور سنئے ذرا زمین کا جو مرکز ہے اندر زمین میں وہ ہمیشہ ابلا ہوا رہتا ہے، پگھلی ہوئی حالت میں ہے۔ اس کا درجہ حرارت ۵۰۰۰ سنٹی گریڈ ہے اور ۵۰۰۰ سنٹی گریڈ پر لوہا، پتھر ہر چیز پگھل جاتی ہے۔ کوئی چیز بھی ٹھوس حالت میں رہ نہیں سکتی۔ اس پگھلے ہوئے مادے کو اصطلاح میں میگما کہا جاتا ہے۔ یہ بعض جگہ زمین کی سطح سے صرف پندرہ میل اندر کی طرف ہے یعنی آپ جس کو زمین کی سطح سمجھ رہے ہیں اس سے صرف پندرہ میل نیچے اتریں تو میگما شروع ہو جائے گا اور بعض جگہ ایک سو میل نیچے ہے۔ اس میگما میں اندر ہی اندر جو گیسیں پیدا ہوتی ہیں وہ ہلکی ہونے کی وجہ سے اوپر آتی رہتی ہیں۔ تو پگھلا ہوا میگما تو نیچے ہی رہتا ہے اس کی گیسیں اوپر چڑھتی جاتی ہیں اور بڑا سخت دباؤ ڈالتی ہیں۔ اب اوپر خول ہے۔ جب وہ گیسیں اس پر دباؤ ڈالتی ہیں تو ان کا دباؤ بڑھتا جاتا ہے اور خول اس کو بند رکھتا ہے۔ بہت دیر تک یہاں تک کہ اتنا زیادہ دباؤ پڑتا ہے کہ جب وہ پھٹتا ہے تو بہت سخت زلزلہ آتا ہے، بے انتہا تباہی مچتی ہے اور اس کے نتیجہ میں لاوا ہے وہ پھوٹ کے بہت دور دور تک چلا جاتا ہے۔ اب میں آپ کو سمجھانے کی خاطر وہ مثالیں بھی دوں گا کہ یہ دنیا میں بڑے بڑے آتش فشاں پہاڑ کیسے پھٹے ہیں، طاقتیں کتنی کتنی تھیں، تو آپ کو اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کی طاقت ایٹم بم وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ جو زمین کے اندر خدا تعالیٰ نے مادے پیدا کئے ہوئے ہیں ان کے پھٹنے سے جو قیامت آتی ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ وہ مادہ اتنے زور سے پھٹتا ہے کہ سینکڑوں ٹن کے پتھر اٹھا کے اوپر چڑھا دیتا ہے اور بعض دفعہ اتنا زیادہ زور ہوتا ہے کہ آتش فشاں پہاڑ خود پھٹ کر بے چارہ دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ایک ادھر گر گیا ایک ادھر گر گیا۔ اب ایک اور بھی اس سے سلسلہ چلتا ہے۔ اندر کا مادہ نکل نکل کر آتش فشاں پہاڑ سے باہر پھیلا جاتا ہے، پیچھے خلا سا رہ جاتا ہے۔ اوپر کے پتھر، پہاڑ، چٹانیں وغیرہ اندر گر جاتی ہیں اس طرح آتش فشاں پہاڑ کے اندر نیچے تک پتھر اور چٹانیں وغیرہ دوبارہ داخل ہو جاتی ہیں اور ان کو جب اوپر سے دیکھا جائے تو بہت بڑا ایک خلا نظر آتا ہے۔ ان میں پھر آہستہ آہستہ جھیلیں وغیرہ بنتی ہیں، آسمان سے بارش نازل ہوتی رہتی ہے وہ پانی اس گڑھے میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

ایک امریکہ میں ہے چھ میل چوڑی ہے اور تقریباً اسی قدر لمبی یعنی چھ میل چوڑی چھ میل لمبی ہے اور اس میں آہستہ آہستہ نہیں کس مدت سے پانی جمع ہو رہا ہے۔ وہ ایک بہت ہی خوبصورت عظیم الشان جھیل اونچائی پر بن گئی ہے۔ اور اس کی گہرائی پتہ ہے کتنی ہے؟ ۱۹۳۲ فٹ۔ بے شمار گہرائی ہے۔ یہ آتش فشاں پہاڑ سے جو مادے گرتے رہتے ہیں ان سے آہستہ آہستہ پھر پتھریلے ٹیلے بننے شروع ہو جاتے ہیں، پھر مٹی کی تہہ جمتی ہے تو اونچی جگہیں جس کو عربی میں ربوہ بھی کہتے ہیں اس قسم کا علاقہ بن جاتا ہے۔

اچھا اور سنئے عجیب و غریب واقعات۔ سمندر میں جب آتش فشاں پھٹتے ہیں باہر ہی نہیں سمندر کے اندر بھی آتش فشاں ہوتے ہیں تو بعض دفعہ اتنے شدید طوفان آتے ہیں کہ ایک دفعہ انڈونیشیا کے قریب زیر سمندر آتش فشاں پہاڑ پھٹا تو اس کے نتیجے میں اتنی سمندری لہریں بلند ہوئیں کہ سماٹرا اور جاوا کے ساحل کی طرف لپکیں اور ان کی وجہ سے ۳۶ ہزار آدمی ڈوب کر مر گئے۔ اس آتش فشاں کے پھٹنے سے جو دھماکہ ہوا ہے کسی کو اندازہ ہے کہ کتنی دور تک آواز گئی ہو گی؟ کوئی بتا سکتا ہے آپ میں سے (حاضرین سے مخاطب ہو کر) کتنی دور تک آواز گئی ہو گی۔ میں بتاتا ہوں ۳۰۰۰ میل دور تک آواز گئی تھی۔ اس جگہ جہاں آتش فشاں پہاڑ پھٹا تھا اس سے ۳۰۰۰ میل دور تک اس دھماکے کی آواز گئی تھی۔ اندازہ کریں کتنی خوفناک آواز ہو گی۔

امریکہ میں ایک بہت بڑا آتش فشاں پہاڑ پھٹا تھا اس سے چند منٹوں میں پورا سینٹ پیٹر برگ کلیۃً تباہ ہو گیا تھا اور ۳۸ ہزار جانیں تباہ ہوئی تھیں۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ایٹم بم وغیرہ سے بہت زیادہ طاقت پیدا ہوتی ہے یعنی طاقت ریلیز ہوتی ہے، اس کی مثال دے رہا ہوں آپ کو۔ انڈونیشیا کا آتش فشاں پہاڑ ٹیمبورہ ۱۸۱۵ء میں پھٹا تو اس سے اتنی تباہی نکلی، اتنی توانائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے دریافت فرمایا کہ کتنے ایٹم بم کے برابر توانائی نکلی ہو گی جو بھی صحیح جواب دے گا اس کو انعام ملے گا۔ ایک صاحب نے بتایا کہ پانچ سو ایٹم بم کے برابر۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کمال ہے اتنی لمبی چھلانگ لگائی ہے آپ نے پانچ سو ایٹم بم۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ۶۰ لاکھ ایٹم بموں کے برابر تھی۔ حضور نے فرمایا ۶۰ لاکھ ایٹم بموں کے برابر اس کی توانائی ریلیز ہوئی تھی تو اللہ میاں کی شان ہے اس کی قدرت کے عجیب عجیب کام ہیں۔

سوال: میرا سوال حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ہے۔ قرآن کریم میں تین موقعوں پر ان کے لئے بریت یا ان کے لئے جو خبریں پہنچائیں کرتے کو ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے جیسے پہلے ان کے بھائی کرتہ لے کے آئے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس کہ ان کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ دوسرے موقع پر عزیز مصر کی بیوی نے ان پر الزام لگایا تو ان کی بریت کے لئے کرتے کو پیش کیا گیا اور تیسرے موقع پر جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو انہوں نے اپنی زندگی کی خوشخبری سنائی تھی تو اس وقت بھی کرتے کو ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے تو اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ کرتے کے متعلق کئی بار میں بتا چکا ہوں۔ تین ہوں یا کم ہوں یا زیادہ اس کی بحث نہیں ہے۔ کرتے کا ذکر بہت ہی پر حکمت اور اعجازی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف سے کہا تھا کہ اگر اس نے بھائیوں کو یہ خواب سنا دی تو اس سے برائی کریں گے اور اس کو مارنے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے یہی کوشش کی۔ جب وہ صحرا میں لے گئے شکار کے بہانے تو وہاں خدا تعالیٰ نے چونکہ ان کو بچانا تھا اس لئے ان کے ایک بھائی کو جو نسبتاً نیک تھا، خیال آیا کہ بجائے اس کے کہ اس کو قتل کیا جائے بہتر یہی ہے کہ اس کو کنوئیں میں پھینک دیا جائے اور اتفاق سے وہ کنواں ایسا تھا جو تقریباً اندھا تھا، اس میں اتنا پانی نہیں تھا کہ کوئی بچہ ڈوب سکے۔ آگے جو بات آتی ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کچھ نہ کچھ پانی اس کی تہہ میں ضرور موجود تھا کیونکہ قافلے جو گزرا کرتے تھے وہ اس میں ڈول ڈالا کرتے تھے۔ تو جب حضرت یوسفؑ کو پھینک دیا گیا تو ان کو خیال آیا کہ ابا کو جا کے کیا بتائیں گے۔ تو اس وقت قمیص کا ذکر چلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کی قمیص ہم لے کے آئے ہیں ان کو بھیڑیا کھا گیا تھا اور اس پر خون لگا ہوا ہے۔ اس زمانے میں یہ تحقیق تو نہیں ہوتی تھی کہ یہ انسانی خون ہے یا جانور کا خون ہے۔ انہوں نے جو شکار کا خون تھا وہ قمیص کو پھاڑ کر اس پر لگا دیا تو پہلا ذکر قمیص کا اس طرح آتا ہے۔ حضرت یعقوبؑ کو

باقی صفحہ (۱۱) پر ملاحظہ فرمائیں

اعلان نکاح

☆ خاکسار کے فرزند ناصر احمد جان کا نکاح ۱۱ر اگست ۲۰۰۰ء بروز جمعہ محترم غلام نبی صاحب منصور کی بیٹی در ثمین کے ساتھ ۵۰ ہزار روپے حق مہر پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے آمین۔ (پچاس روپیہ اعانت بدر) (نذیر احمد لون ناصر آباد، کولگام کشمیر)

باقی صفحہ ( ) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو

خداتعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کر کے تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھادے اور باہمی سچی محبت عطا کرے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ یکم ر ستمبر ۲۰۰۰ء بمطابق یکم ر تبوک ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد بیت الرشید ہمبرگ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك لهٗ وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ. قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔ (سورۃ النمل:۶۳)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ دعاؤں کے مضمون پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون ابھی چل رہا ہے۔ جو پچھلے خطبہ میں اقتباس رہ گیا تھا۔ جتنا رہ گیا تھا وہیں سے اب میں مضمون شروع کرتا ہوں۔

"مجھے اپنی انتہائی طلب کے حصول میں کامیابی عطا فرما اور مجھے میری خوشیوں کے دن دکھا۔ اور اے میرے رب! تُو میرے لئے ہو جا۔ اے میرے غم اور میری حاجات کو جاننے والے! اے ضعیف سمجھے جانے والوں کے معبود! مجھے پاک وصاف کر اور مجھ سے در گزر فرما۔

مجھے ہر مذبذب نے جھٹلایا اور ہر جہالت کے اسیر نے مجھے کافر قرار دیا اور میرے لئے کوئی چارہ باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ مَیں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیری مدد اور نصرت طلب کروں۔ اے حاجت روا! مجھے (تجھ سے) پوری امید ہے کہ تُو میرا دن واپس لوٹا دے گا جبکہ میرا سورج غروب ہونے کی تیاری کر رہا ہے اور میرا دل بے قراریوں سے تنگ آگیا ہے۔

اور خدا کی قسم! میری گریہ وزاری شادمانیوں کے ایام، تنعمات اور حسن و جمال کے معدوم ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہے جس پر دشمن ٹوٹ پڑے ہیں۔ اس کے سورج غروب ہو چکے ہیں اور تاریک رات طویل ہو گئی ہے اور اسلام کے مختلف فرقوں میں آپس کی دشمنیاں ہیں اور حضرت خیر الانام ﷺ کی امت میں تفرقہ ہے لیکن کفار اور رذیل لوگوں کے گروہ ملامت کرنے میں (باہم) منظم ہو گئے ہیں۔

دوسری حسرت یہ ہے کہ ہمارے اندر علماء، فقہاء اور ادباء تو ہیں مگر وہ سب بگڑ چکے ہیں اور اِلّا مَا شَاءَ اللّٰہ ان پر مصائب نے گھیراؤ کر لیا ہے۔ اے میرے ربّ! تُو رحم فرما اور ہماری دعا قبول فرما۔ تجھ سے ہی ہماری التجاء ہے اور تیرے سامنے ہی تکلیف کا اظہار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے عَلم اور شرع متین کے ستون ہیں لیکن مَیں ان میں ایک بھی ایسا آدمی نہیں دیکھتا جس کے بارے میں یہ کہا جا سکے کہ وہ ہمارے نبی کے دین کا ایسا خادم ہے جو (حضور کا) عاشق اور دوست بھی ہو بلکہ وہ تو شہوات، ہَوا و ہَوس، دعاوی اور ریاء میں جا گرے ہیں۔ مَیں ان میں سے اکثر کو فاسق پاتا ہوں۔ مَیں اپنے اچھے وقتوں میں سمجھتا تھا کہ وہ سب یا ان میں سے اکثر میرے مددگار ہیں لیکن آزمائش کے وقت وہ پیٹھ پھیر گئے اور یہ حضرتِ کبریاء کی طرف سے مقدر تھا۔ اب میں ایسے تنہا رہ گیا ہوں جیسے کوئی تنہا صحراء میں اکیلے رات بسر کر رہا ہو یا صحرائی لوگوں میں بیٹھا ہو۔ پس اب میرے سب حیلے جاتے رہے اور میری قوت کمزور ہو گئی ہے اور میری قوم اور میرے خاندان پر میری کمزوری ظاہر ہو گئی ہے۔ اے رب العالمین! ہر طاقت اور قوت صرف تجھ سے ہی وابستہ ہے۔ مَیں تیری طرف ہی جھکا ہوں اور تجھ پر ہی مَیں نے توکل کیا ہے اور تجھ سے ہی مَیں راضی ہوا ہوں۔ پس میری عریانیوں کو ڈھانک دے اور میرے اندیشوں کو امن دے اور مجھے اکیلا نہ چھوڑ تو خیر الوارثین ہے۔ تیرے ہاتھ میں ہی کرم، عطا، عزّت اور سربلندی ہے۔ اور جب تُو آئے تو پھر مصیبت اور آزمائش نہیں آتی۔ اور جب تُو نزول فرمائے تو پھر مصیبت نازل نہیں ہوتی۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تیرے سوا کوئی رفعت عطا کرنے والا نہیں۔ تیرے سوا کوئی دفاع کرنے والا نہیں۔ میں نے تجھ پر ہی توکل کیا اور تیرے حضور ہی آکر گر پڑا ہوں۔ تُو ہی متوکل لوگوں کی جائے پناہ ہے۔

اے میرے محسن! میرے ساتھ احسان کا سلوک فرما۔ میں تیرے سوا کسی اور محسن کو نہیں جانتا۔ اور اپنے رسول اور اپنے نبی محمدؐ پر درود و سلام بھیج۔ اس کی شان کو عظمت عطا کر اور مخلوق کو اس کا برہان دکھا۔ ہم اس کے دین کی خاطر تیرے حضور روتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں۔ جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے تُو اسے خوب جانتا ہے اور جو کچھ ہمارے سینوں میں ہے تُو اسے خوب دیکھتا ہے۔ مَیں پوری رضامندی سے تیرے ساتھ ہوں اور جو کچھ ہم تیری طرف سے ذخیرہ کرتے ہیں وہ صدق اور حسن کے ساتھ کرتے ہیں۔ اگر تُو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے۔ ہم نے وہی کچھ پایا جو تُو نے ہمیں عطا فرمایا۔ پس حمد صرف تیرے لئے ہے اور سب حمد کرنے والوں کی حمد تیری طرف ہی لوٹتی ہے۔ تُو ربِ رحیم ہے اور ملکِ کریم ہے۔ پس جو بھی تیری طرف آیا تو تجھے اپنا والی ٹھہرایا اور تجھ سے محبت کی اور تجھے ہی اپنے لئے خاص کر لیا۔ تُو اسے نامرادوں میں سے نہ بنا۔

پس بشارت ہو ان بندوں کے لئے جن کا تو ربّ ہے۔ اور اس قوم کے لئے جن کا تُو مولا ہے۔ تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت لے گئی اور تُو اپنے مخلص بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پس تیرے لئے ہی حمد ہے اول بھی اور آخر بھی اور ہر آن بھی۔

(نورالحق حصہ اول ، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۶)

پاک استعدادیں رکھنے والوں کے لئے روح القدس کے نزول کی دعا:

"خداتعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھیرا دے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا مَیں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خداتعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیّتِ تامّہ اور عبودیّتِ خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روحِ خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی

کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خداتعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہو گا۔ کیونکہ خداتعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربِّ جلیل یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فَالْحَمْدُ لَهُ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا۔ اَسْلَمْنَا لَهُ۔ هُوَ مَوْلٰنَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے لئے دعائے استخارہ مختلف جگہوں پر مختلف بیان فرمائی ہے اور بعض دفعہ خصوصاً علماء مخاطب ہیں جن کو قرآن کریم کی سورتیں یاد ہوتی ہیں اور پہلی دعائیں سمجھتا ہوں انہی کے لئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اور اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو مَیں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو"۔

اب ظاہر ہے کہ اس میں علماء ہی مراد ہیں کیونکہ عامۃ الناس کو تو سورۃ یٰسین یاد نہیں ہوتی کہ وہ پہلی رکعت میں اتنی لمبی سورۃ کی تلاوت کر سکیں۔ "اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خداتعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب ہے اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آ گئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حصہ پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خداتعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۲۹)

دعائے مباہلہ: "اے خدائے قادر و علیم! اگر تو جانتا ہے کہ مَیں نے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا اپنی طرف سے بنا لیا ہے اور یہ تیرے الہامات نہیں ہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں بلکہ میرا افتراء ہیں یا شیطانی وساوس ہیں تو آج کی تاریخ سے ایک برس گزرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو۔ لیکن اگر تو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ تیرے الہام سے ہے اور یہ سب الہامات تیرے الہامات ہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں۔ تو اس مخالف کو جو اپنے اشتہار مباہلہ کے ذریعہ سے میری تکذیب کرتا اور مجھ کو کاذب جانتا ہے ایک سال کے عرصہ میں نہایت دُکھ کی مار میں مبتلا کر"۔ (انجام آتھم مع ضمیمہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱۔ صفحہ ۳۱۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ خدا نے اپنے عہد کو یاد کر کے لاکھوں انسانوں کو میری طرف رجوع دے دیا اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ ذرا سوچو کہ کیا یہ انسانی مکر ہو سکتے ہیں۔ یہ وعدے تو براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں کئے گئے تھے جبکہ قوم کے سامنے ان کا ذکر کرنا بھی ہنسی کے لائق تھا اور میری حیثیت کا اس قدر بھی وزن نہ تھا جیسا کہ رائی کے دانے کا وزن ہوتا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو مجھے اس بیان میں ملزم کر سکتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۷۹)

ایک دعا ہے شیعوں کے فتنہ کو دور کرنے کے لئے: "اے مالک و قادر خدا اب فضل کر اور رحم کر اور اس تفرقہ کو درمیان سے اٹھا اور سچ ظاہر کر اور جھوٹ کو نابود کر کہ سب قدرت اور طاقت اور رحمت تیری ہی ہے۔ آمین آمین آمین"۔ (سر الخلافۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۴)

اب مجوزہ مباہلہ کی دعا: "مَیں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں اور نہ میں کافر ہوں۔ اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول ﷺ کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خداتعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر مَیں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت برے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہزار دل بیزار ہوں اور اگر ایسا نہیں تو خداتعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہو گی اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۲۷)

عبدالحق غزنوی اور محمد حسین بٹالوی وغیرہ مخالفین کے خلاف بددعا: "بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے خداوند قدیر! اس ظالم اور سرکش اور فتان پر لعنت کر اور ذلت کی مار اس پر ڈال جو اب اس دعوتِ مباہلہ اور تقریرِ شہر اور مقام اور وقت کے بعد مباہلہ کے لئے میرے مقابل پر میدان میں نہ آوے اور نہ کافر کہنے اور سب و شتم سے باز آوے۔ آمین ثم آمین"۔

(رسالہ موسوم بہ سچائی کا اظہار۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۸۲)

ایک مخالفانہ اشتہار کی اشاعت پر اپنی ذات اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے درمیان فیصلہ کے لئے دعا: "مَیں نے خداتعالیٰ سے دعا کی ہے کہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو مَیں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذوالجلال پروردگار اگر مَیں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰؍ نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولیٰ اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے پندرہ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔

اے میرے آقا، میرے مولیٰ، میرے منعم! میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تُو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں، تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵؍ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵؍ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور میں کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر۔ اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر۔ آمین ثم آمین"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۰)

عبدالحق غزنوی سے مجوزہ مباہلہ کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب عبدالحق غزنوی کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از طرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایدہ

میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسب درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے "یعنی باہمی اتفاق سے۔" اور میرے امرتسر میں آنے کے لئے دو ہی غرضیں تھیں۔ ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ۔ میں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دو غرضوں کے لئے مع اپنے قبائل کے آیا ہوں۔ اور جماعت کے کثیر دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ساتھ لایا ہوں اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں۔ اور مخالف پر لعنت بھیج چکا ہوں۔ اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے۔ میں تو حسب وعدہ میدان

مباہلہ یعنی عیدگاہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ کاذب اور کافر کو ہلاک کرے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (الاسراء:۳۷)۔ یہ بھی واضح رہے کہ میں ۱۵ر جون ۹۳ء کے مباحثہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب یا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بحث کے لئے جائیں گے۔ ہاں مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں صرف یہ دعا ہو گی کہ میں مسلمان اللہ رسول کا متبع ہوں۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور آپ کی طرف سے یہ دعا ہو گی کہ یہ شخص در حقیقت کافر اور کذاب اور دجال اور مفتری ہے۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور اگر یہ الفاظ میری دعا کے آپ کی نظر میں ناکافی ہوں تو جو آپ تقویٰ کی راہ سے لکھیں کہ دعا کے وقت یہ کہا جائے وہی لکھ دوں گا مگر اب ہرگز ہرگز تاریخ مباہلہ تبدیل نہ ہو گی۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ هُنَا وَمَا حَضَرَ فِيْ ذٰلِكَ التَّارِيْخِ وَالْيَوْمِ الْوَقْتِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲۔ خط بنام مولوی عبدالحق غزنوی صاحب)

اب جنگ مقدس کے آخری دن کی کچھ روئیداد آپ کے سامنے رکھی جاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہے اور اس میں دعا بھی ہے۔

"مجھ سے بھی اسی مجلس میں تین بیمار پیش کر کے ٹھٹھا کیا گیا کہ اگر دین اسلام سچا ہے اور تم فی الحقیقت ملہم ہو تو ان تینوں کو اچھا کر کے دکھلاؤ۔ حالانکہ میرا یہ دعویٰ نہ تھا کہ میں قادر مطلق ہوں۔ نہ قرآن شریف کے مطابق مواخذہ تھا۔ بلکہ یہ تو عیسائی صاحبوں کے ایمان کی نشانی ٹھیرائی گئی تھی کہ اگر وہ سچے ایماندار ہوں تو وہ ضرور لنگڑوں اور اندھوں اور بہروں کو اچھا کریں گے۔ مگر تاہم میں اس کے لئے دعا کرتا رہا اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گی۔ اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۳۲، ۴۳۳)

ہماری نئی نسل کو اس بات کا علم نہیں کہ جب آتھم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مناظرہ ختم ہوا تو عیسائیوں نے بڑی شرارت کے ساتھ بعض اندھے اور لنگڑے اور بہرے اکٹھے کئے اور ان کو آپ کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں آپ کو سچا ماننے میں، لیکن ہمارا مسیح تو لنگڑوں کو ٹھیک کر دیا کرتا تھا، اندھوں کو دکھائی دینے لگتا تھا اس کی برکت سے، اور بہرے سننے لگتے تھے۔ تو اتنی سی بات ہے ذرا ان کو ٹھیک کر دیں تو ہم آپ کو تسلیم کر لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو تمہارے مسیح نے یہ بھی تو کہا تھا کہ جو مجھ پر ایک رائی برابر بھی ایمان رکھتا ہے وہ یہ سارے معجزے دکھا سکے گا جو میں دکھا رہا ہوں۔ تو شکر ہے مجھے اندھوں کو اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اب تم میں اگر رائی برابر بھی مسیح کی صداقت پر ایمان ہے تو ان سب کو اچھا کر کے دکھاؤ۔ اتنی افراتفری پڑی کہ ان بیماروں لنگڑوں وغیرہ کو گھسیٹ گھسیٹ کر باہر لے جانا پڑا کیونکہ ظاہر ہے کوئی ان کو اچھا نہیں کر سکتا تھا۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز نشان دکھایا۔

پادری عبداللہ آتھم کے مقابل پر اشتہار انعامی دو ہزار برائے اظہار حق: "اب دعا پر ختم کرتا ہوں۔ اے حی و قیوم حق کو ظاہر کر اور اپنے وعدے کے موافق جھوٹوں کو پامال کر دے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۵۸)

جان الیگزانڈر ڈوئی کے نام خط میں اس کے اور پگٹ کے بارہ میں دعا۔ ابھی حال ہی میں الیگزانڈر ڈوئی کی موت کا دن امریکہ میں منایا گیا۔ اور اور بھی بہت سے ایسے رسائل اور اخبار اکٹھے ہوئے جن میں اس وقت کے زمانہ میں امریکہ کے تمام بڑے بڑے اخباروں نے کھلے بندوں یہ اقرار کیا کہ قادیان کا مسیح جیت گیا اور الیگزانڈر ڈوئی اسی طرح ہلاک ہوا جیسے اس نے پیشگوئی کی تھی۔ پہلے بھی بہت سے اخبارات ہماری طرف سے تراشوں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت نے کچھ مزید اخبار بھی اکٹھے کر لئے ہیں اور اس دفعہ الیگزانڈر ڈوئی کا دن احمدیت کے لحاظ سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ چنانچہ یہ تحریر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی:

"میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ "جو انگلستان کا تھا" اور ڈوئی "جو امریکہ کا تھا" کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ سوائے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر۔ کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجات نہیں۔ اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گزر گیا ہے۔ اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھول دے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر تا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے۔ کس کے ضمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے۔ اور تیری آواز سنیں گے پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں۔ بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے۔ جبکہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے تو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنی وحی سے مجھے وعدے دئے ہیں ان وعدوں کو تو ضرور پورا کرے گا کیونکہ تو ہمارا خدا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں۔ سو میرا بہشت مجھے عطا کر۔ اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔ آمین ثم آمین"۔

(مکتوبات احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مسیح موعود کے متعلق ...... یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کرے گا ...... دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"ہاں یہ درست بات ہے اور یہ ہمارا حق ہے کہ جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے جبکہ ہم دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں۔ اور ہمارا صدق لوگوں پر مشتبہ ہو جائے۔ اور ہماری راہ کے آگے صدہا اعتراضات کے پتھر پڑ جائیں تو ہم اپنے خدا کے آگے روئیں اور اُس کی جناب میں تضرعات کریں اور اُس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور اس سے کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں۔ سو اسی بنا پر میں نے یہ دعا کی ہے۔ مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تُو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔ سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ مگر بغیر فَانْتَصِرْ کے۔ اور میری روح دیکھ رہی ہے کہ خدا میری سنے گا۔ اور میرے لئے ضرور کوئی ایسا رحمت اور امن کا نشان ظاہر کر دے گا کہ جو میری سچائی پر گواہ ہو جائے گا"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

اب جماعت کے لئے ایک دعا ہے:۔ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ بروقت میری تعلیم سنتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا اور ان کے دلوں کو کھول دے گا۔ اب میں اسی قدر پر بس کرتا ہوں کہ جو مدعا میں نے پیش کیا ہے میری جماعت کو اس کے پورا کرنے کی توفیق دے اور ان کے مالوں میں برکت ڈالے۔ اور اس کارِ خیر کے لئے ان کے دلوں کو کھول دے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۰۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کی اصلاح کے لئے ایک بہت دردمندانہ دعا کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کے زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ نے آپ کی مالی توفیقات کو جو بڑھایا ہے کیا آپ نے ان توفیقات کے مطابق اپنی مالی قربانی کو بھی بڑھایا ہے کہ نہیں۔

جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جاپڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا۔ صرف تقویٰ پہنچتی ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم رہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔ سو افسوس ہزار افسوس کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر مَیں نہیں دیکھتا۔ مگر دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھادے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا، جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۴۶،۴۴۵)

جماعت کو ایک نصیحت ہے کہ اپنے سب بھائیوں کیلئے بھی دعا کرتے رہا کریں۔

"اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حَیف ہے اگر مَیں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ مَیں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادمُ القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۴۳،۴۴۲)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی بیعت پر حضور نے اُن کے لئے جو دعا کی وہ یہ تھی:

"ثَبَّتَكُمْ عَلَى التَّقْوٰى وَالْاِيْمَانِ وَافْتَحْ لَكُمْ اَبْوَابَ الْخُلُوْصِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْفُرْقَانِ. آمِيْن ثُمَّ آمِيْن"۔ یعنی اللہ تمہارا دل تقویٰ اور ایمان پر ثابت قدم کر دے اور خلوص کے دروازے آپ پر کھول دے اور اپنی محبت عطا کرے اور فرقان نصیب فرمائے۔ "اشتہار شرائط بیعت بھیجا جاتا ہے۔ جہاں تک وسعت و طاقت ہو اس پر پابند ہوں۔ اور کمزوری کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہتے رہیں۔ اپنے ربّ کریم سے مناجات خلوت کی مداومت رکھیں۔ اور ہمیشہ طلبِ قوّت کرتے رہیں۔...... بے وقوف وہ شخص ہے جو اس سے (یعنی اس دنیا سے) دل لگاوے۔ اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو"۔ دعا یہ کرو:

"اے رب العالمین! تیرے احسان کا مَیں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دین و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۶،۵،۴)

آپ تعزیت کے خطوط کس قسم کے لکھا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک خط ہے جو حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی پہلی اہلیہ کی وفات پر ان کو لکھا گیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا اور ان الفاظ میں تعزیت فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے اور اس کے عوض کوئی آپ کو بھاری خوشی بخشے"۔ اب یہ کیسی عظیم الشان دعا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک تعزیت بھی اسی نوع کی تھی۔ وہ بھاری خوشی یہ تھی کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی شادی ہو گئی۔ "اس کے عوض کوئی آپ کو بھاری خوشی بخشے۔ میں اس درد کو محسوس کرتا ہوں جو اس ناگہانی مصیبت سے آپ کو پہنچا ہو گا۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ آئندہ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے آپ کو بچائے اور پردہ غیب سے اسباب راحت آپ کے لئے میسر کرے۔ میرا اس وقت آپ کے درد سے دل دردناک ہے اور سینہ غم سے بھرا ہے۔ خیال آتا ہے کہ دنیا کیسی بے بنیاد ہے۔ ایک دم میں ایسا گھر کہ عزیزوں اور پیاروں سے بھرا ہوا ہو ویران بیابان دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس رفیق کو غریق رحمت کرے اور اس کی اولاد کو عمر اور اقبال اور سعادت بخشے۔ لازم ہے کہ ہمیشہ ان کو دعائے مغفرت میں یاد رکھیں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۹۴،۹۳)

حضرت چودھری رستم علی صاحبؓ کے نام دعائیہ خطوط سے یہ مختصر سا اقتباس ہے: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۳)

نیز آپ کو ایک خط میں یہ بھی تحریر فرمایا:-

"دنیا مقام غفلت ہے۔ بڑے نیک قسمت آدمی اس غفلت خانہ میں رو بحق ہوتے ہیں۔ استغفار پڑھتے رہیں اور اللہ جلّشانہ سے مدد چاہیں۔ یہ عاجز آپ کو دعا میں فراموش نہیں کرتا۔ ترتیبِ اثر وقت پر موقوف ہے۔ اللہ جلّشانہ آپ کو دنیا و آخرت میں توفیق خیرات بخشے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۵)

آپؓ کے بیٹے کی وفات پر تعزیت فرماتے ہوئے لکھا:-"اللہ تعالیٰ آپ کو اس رنج کے عوض میں راحتِ دلی سے متمتع کرے۔ آمین"۔(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۲)

اسی طرح آپ کے نام ایک اور خط میں تحریر فرمایا:-

"خدا تعالیٰ آپ کو مکروہات زمانہ سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ یہ عاجز آپ کے لئے اور چودھری محمد بخش صاحب کے لئے دعا میں مشغول ہے۔ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۷)

پھر ایک اَور خط میں آپ کے نام لکھتے ہیں کہ:-"مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم جلّشانہ آپ کو تردّداتِ پیش آمدہ سے مخلصی عطا فرماوے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۱۵)

رسالہ "سراج منیر" پر جو آپ نے مالی معاونت کی تھی اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں: "آپ کی ہمدردی دینی کے معلوم کرنے سے بار بار آپ کے لئے دعا نکلتی ہے کہ خداوند کریم جلّشانہ آپ کو محمود الدنیا والعاقبت کرے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد ۵ نمبر ۳۔ صفحہ ۳۵)

اب یہ اقتباس میں آخری پیش کر دیتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت ہو رہا ہے:۔

"مَیں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو مَیں اس دنیا سے گزر جاؤں۔ مَیں اپنے اُس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَ آخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا هُوَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مَیں اُس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔صفحہ ۲۹۵،۲۹۴)

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

جماعت احمدیہ کا ۱۰۹واں سالانہ جلسہ

از۔ کرشن احمد قادیان نمائندہ دینک جاگرن جالندھر

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

وطنِ عزیز ہندوستان کو نہ صرف ایک جمہوری ملک ہونے پر ناز ہے بلکہ اسلئے بھی کیونکہ یہاں اکثر مذاہب سے تعلق رکھنے والے عقید تمندوں کے مذہبی رہنماؤں نے جنم لیا۔ آج سے تقریباً 152سال قبل سرزمینِ ہندوستان کے صوبہ پنجاب۔ ضلع گورداسپور کے ایک چھوٹے سے قصبہ (قادیان) میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی 1835ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دعویٰ فرمایا کہ آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے ایک موعود اقوام عالم کے بارے میں تمام مذاہب میں جو پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں میں ان کا مصداق ہوں۔ آپ نے مسلمانوں کیلئے مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام۔ عیسائیوں کیلئے یسوع مسیح۔ یہودیوں کیلئے موعود داوٗد۔ بدھ مذہب والوں کیلئے میتر یہ بدھ۔ پارسیوں کیلئے مویسور بھمی اور ہندوؤں کیلئے کلکی او تار یعنی کرشن اوتار ہونے کا دعویٰ فرمایا اور انہوں نے 23مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

غرض وغایت

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس جلسہ کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا:۔

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت لادیں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی“۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ:۔

”اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہٴ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں“۔

”بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کردے اور اُن کے ہم و غم دور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہ اُن پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل اور رحم ہو اور تا اختتام سفر اُن کے پیچھے ان کا خلیفہ ہو۔

(اشتہار 7دسمبر 1891)

”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دُعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے“۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ 10-9)

اس جلسہ کا اہم مقصد تمام دنیا میں امن و شانتی بھائی چارہ پیدا کرنا اور ساری دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کرنا ہے۔ جماعتِ احمدیہ یہ یقین رکھتی ہے کہ اگر دنیا میں امن قائم رکھا جاسکتا ہے تو صرف انسانیت کے ذریعہ ہی ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کا ماٹو یہ ہے ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“ انسانیت زندہ باد۔ پیشوایانِ مذاہب زندہ باد۔ لیکن جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ حج کا متبادل نہیں جیسا کہ جماعت احمدیہ کے معاندین کی طرف سے اسے حج کا قائم مقام مشہور کیا جاتا ہے اگر یہ جلسہ حج کا قائم مقام ہوتا تو اس کے التواء کے کیا معنی؟

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ایک روحانی جماعت ہے۔ جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے بانی جماعت احمدیہ کو 1891 میں الہاماً بتایا تھا کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“۔ اور بتایا ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“۔ اور آج ہم یہ پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ آج جماعتِ احمدیہ دنیا کے 170 ممالک میں پھیل چکی ہے اور لوگ جوق در جوق احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔

109واں جلسہ سالانہ

ہر سال کی طرح امسال بھی جماعتِ احمدیہ کا یہ 109واں جلسہ سالانہ اپنی برکات لیکر آیا ہے زمانہ کے نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے اس نے افراد جماعت کی دینی معلومات کو وسیع کرتے ہوئے انہیں یقین کامل کی دولت سے مالا مال کیا۔ اُن میں وہ پاک تبدیلی پیدا کرتا رہا جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول ﷺ کی محبت اُن کے دلوں پر غالب آتی رہی۔ اکناف عالم کے مختلف رنگ و نسل اور مزاج کے افراد میں محبت و اخوت کے حقیقی اسلامی جذبات اُبھرنے کا یہ موجب بنا۔ پس بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ احباب جو اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی توفیق پائیں گے۔ کیونکہ ان لمحات کیلئے ہمیں پھر ایک سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ اس سے تاریخ کے ایک سنہرے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ جس طرح 1891ء میں شروع ہونے والا پہلا جلسہ سالانہ ایک یادگار اور تاریخ ساز جلسہ تھا۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ کا ہر جلسہ سالانہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے اہم سنگ میل ثابت ہو گا۔

اِمسال سالانہ جلسہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) میں 18-17-16 نومبر کی تاریخوں میں بڑی ہی شان سے منعقد ہو گا۔ اس جلسہ میں بہت سے ممالک کے نمائندگان کی شمولیت متوقع ہے۔ پہلا جلسہ سالانہ جو 1891 میں مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد 75 تھی لیکن یہ تعداد بڑھتی چلی گئی اور 1983 میں اس جلسہ کی تعداد اڑھائی لاکھ سے بھی زائد پہنچ گئی۔ اس روحانی جلسہ میں بغیر کسی فرق کے ہر مذہب و ملت، رنگ و نسل، چھوٹے و بڑے سبھی مرد و خواتین ہزاروں کی تعداد میں اندرون و بیرون ممالک سے شمولیت کی غرض سے آتے ہیں اور اس پاک بستی کی زیارت کرتے ہیں۔

پہلے دن کے جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن مجید نظم خوانی اور پھر اس کے بعد لوائے احمدیت کی پرچم کشائی اور دُعا سے کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ پر جماعتِ احمدیہ کے موجودہ خلیفۃ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ سیٹلائٹ تمام احمدیوں سے خطاب کرتے ہیں جو کہ جلسہ گاہ میں رکھے گئے ٹی وی سیٹوں اور تمام دنیا میں مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل (گلوبل) اور کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعہ دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ خواتین کیلئے الگ جلسہ گاہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ میں مختلف موضوعات پر علماء کرام اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

خاص انتظام

جلسہ کے پروگرام خاص طور پر اُردو اور انگریزی زبان میں ہوتے ہیں لیکن بہت سے عقید تمند ایسے ہوتے ہیں جو اس پروگرام کو نہیں سن سکتے۔ اِن کیلئے اُن کی مادری زبان میں ترجمہ کا انتظام ہوتا ہے۔ جس میں تامل۔ ملیالم۔ اُڑیہ۔ بنگالی۔ تیلگو۔ وغیرہ شامل ہیں۔

جلسہ کے انتظامات۔ مہمانان کے قیام و طعام، حفاظت اور طبی امداد کیلئے باقاعدہ رضاکارانہ طور پر افراد جماعت خدمت سرانجام دیتے ہیں چونکہ یہ جلسہ سالانہ سخت سردی کے دنوں میں آتا ہے اس لئے مہمانان کیلئے بستر لحاف وغیرہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ مہمانان جلسہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے اب روٹی پکانے کیلئے مشینوں کا استعمال بھی کیا جارہا ہے۔ آج جماعتِ احمدیہ کا پرچم اللہ کے فضل سے 170 ممالک میں لہرا رہا ہے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے یہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے باعث صد برکات بنائے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس موقعہ پر حضور انور کا خطاب مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل لندن سے براہ راست قوم کے نام پیغام ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ جسے کمپیوٹر انٹرنیٹ http://www.alislan.org/mta پر بھی دیکھا اور سنا جاسکتا ہے۔ ☆☆☆

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

حاصل مطالعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ۱۴۰۰ سو سال قبل یہ فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا بھی لوگوں پر آئے گا جب اسلام میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا مگر نام اور قرآن کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا مگر الفاظ مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے کوری (خالی) ان لوگوں کے مولوی آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے انہیں سے فتنے اُٹھیں گے اور انہیں میں واپس لوٹیں گے۔ (راہ البیہقی)۔ مشکوۃ کتاب العلم صفحہ ۳۸ مطبع احمدی)

یہ حدیث حرف بہ حرف پوری ہوئی اور ہو رہی ہے اکناف عالم پر نظر دوڑانے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ دنیا میں جہاں بھی فتنہ و فساد ہو رہا ہے اس میں دور حاضر کے ملاؤں کا گروہ ملوث نظر آتا ہے اور حقیقت بھی ہے کہ اس گروہ نے مذہب اسلام کو بدنام کر کے رکھا ہے اسلام کا جو صحیح روپ اور صحیح نظریہ ہے اس کو ملاؤں نے بگاڑ کر رکھ دیا ہے اسلام امن اور شانتی کا علمبر دار ہے بانی اسلام نے ایسے حسین پیرایہ میں اسلام کی خوبیوں اور اسلام کی عظمت اور شان کو بیان کیا ہے کہ اپنے تو اپنے غیر اور بیگانے بھی اس پر رشک کرتے ہیں آپ صلعم کی زندگی اس بات پر گواہ ہے کہ آپ ساری دنیا کے لئے رحمت تھے آپ کے اخلاق **فاضلہ** اور غیر مذاہب سے رواداری اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ اسلام میں جبر کی تعلیم نہیں ہے بلکہ امن صلح پر بلا لحاظ مذہب ملت سب سے زیادہ زور دیتا ہے اور اخوت، بھائی چارہ کی تعلیم دیتا ہے لیکن اس کے برعکس موجودہ دور میں یہ خود کو اسلام کے سچے پیروکار اور حضرت محمد صلعم کے جانثار کہلانے والے ملاں دنیا میں کیا پرچار کر رہے ہیں۔ اور کس رنگ میں اسلام کی خدمت بجا لا رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ دیکھا جائے تو ان لوگوں کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ آنحضرت صلعم کی حدیث کے مطابق امن اور شانتی نہیں بلکہ منافرت اور فتنہ و فساد اور فرقہ پرستی کی تعلیم پھیلا رہے ہیں۔ مختلف کتب اور اخبارات کے مطالعہ سے اس گروہ کی تصویر اس رنگ میں سامنے آتی ہے۔

شریعت اسلامیہ کے سچے دعویدار

یہ لوگ اپنے آپ کو اسلامی شریعت کے سچے دعویدار کہلانے والے ہیں اور اسی شریعت کی آڑ میں یہ ناجائز فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں، یہ گروہ اس وقت خاص طور سے پاکستان میں سرگرم عمل ہے جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اس گروہ نے کسی بھی برسر اقتدار حکومت کو چین کا سانس لینے نہیں دیا ہمیشہ شریعت کی رٹ لگا کر عوام کو اکسانے اور بھڑکانے کی کوشش کی ہے، کبھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی رٹ لگائی کبھی شیعوں کو تو کبھی کسی دوسرے کو۔ اس گروہ کی شروع سے یہ کوشش رہی ہے کہ کسی طرح سے ان کے چیلے چانٹے اقتدار میں آجائیں اور ملک میں ایک ایسی شریعت کا نفاذ ہو جس کا بے شک حقیقی شریعت سے دور کا بھی تعلق نہ ہو بلکہ خود ان کی اپنی تراشیدہ ہو پھر جو یہ چاہیں سو کریں جس کو چاہیں سزا دلوائیں یا ملک بدر کرائیں یا قتل کرائیں لیکن اب تک یہ اپنی اس ناپاک کوشش میں ناکام رہے ہیں لیکن اپنے ہی ملک کو انہوں نے ہر لحاظ سے بہت نقصان پہنچایا ہے اب تک ہزاروں معصوم اور قیمتی جانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے کروڑوں روپے کا نقصان کرایا ہے اقتصادی لحاظ سے بین الاقوامی طور پر بھی اپنے ملک کو نقصان پہنچایا اور ایک اسلامی مملکت ہونے کے ناطے بدنام کروایا ہے انہیں کے اشاروں پر مسجدوں امام باڑوں میں بس اڈوں ٹرینوں دفتروں میں آئے دن بموں اور دیگر ہتھیاروں سے حملے ہوتے رہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا گروہ ہے جس کو پاکستان کے معصوم شہری قطعاً پسند نہیں کرتے اور امن سے زندگی گزارنا چاہتے ہیں لیکن ان کے سامنے کسی کی پیش نہیں جاتی ہے کیونکہ یہ شریعت کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں جو یہ کہیں وہی ہو گا ایک لطیفہ یہاں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ فوج میں ایک مسلمان کو چھٹی نہیں مل رہی تھی چنانچہ اُس کی بیوی نے اُس کو خط میں لکھا کہ تمہاری بیوی بیوا، ہو گئی ہے فوراً گھر چلے آؤ اس خط پر مولوی صاحب کے دستخط بھی کرائے جب یہ چھٹی شخص مذکور کو ملی تو اُس نے اپنے افسر کو جا کر کہا کہ مجھے چھٹی دے دیں میری بیوی بیواہ ہو گئی ہے افسر نے کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم تو زندہ ہو اُس نے کہا افسر صاحب میں کیا کروں مولوی صاحب کے اس پر دستخط ہیں اس لئے یہ بات بالکل درست ہے۔ یہی حال ہے اس وقت ملاؤں کا اور یہ ساری دنیا میں اپنی طاقت آزمائی کر رہے ہیں۔ لیکن یہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ کے دور میں بھی بڑے بڑے علماء دین کہلانے والے اُٹھے تھے لیکن باری باری سب خدا کی گرفت میں آئے اور ذلت کے ساتھ اُن کی موت ہوئی جن میں چراغ الدین جموئی، سعد اللہ لدھیانوی، عبدالعزیز لدھیانوی، غلام رسول عرف رسل بابا مولوی غلام دستگیر قصوری مولوی اصغر علی، محمد حسین بٹالوی شامل ہیں۔

پاکستانی عوام نے قادیانیوں کو وقتی جذبہ کے تحت غیر مسلم قرار دلوایا۔ وزیر مذہبی امور غازی کا بیان

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کا مطالبہ کرنے والوں نے قادیانیت پر کوئی کتاب بھی کھول کر دیکھی تھی

لاہور ۲۹ ستمبر (نوائے وقت) وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کہا ہے کہ پاکستان میں نفاذ شریعت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ عوام کو شریعت مطوب ہی نہیں۔ یہاں ہر شخص کے نزدیک شریعت کا الگ مفہوم ہے۔ عوام اس ذمہ داری کو قبول کرنے پر تیار نہیں جو نفاذ شریعت کے بعد ان پر عائد ہو گی۔ اگر عوامی رائے کو منظور کیے بغیر محض قانون سازی کے ذریعے شریعت نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو معاشرہ اس پر شدید ردعمل ظاہر کرے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ روز جماعت مجاہدین کے زیر اہتمام قرآن و سنت کے مطابق شریعت کا نفاذ کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس کے دوران کیا۔ جس کی صدارت جماعت مجاہدین کے امیر غازی عبدالکریم نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ افغانستان میں طالبان حکومت کو عوام کی حمایت حاصل تھی۔ اس لئے وہاں فوری طور پر شریعت نافذ کر دی گئی انہوں نے کہا کہ پاکستان میں حکومتی سطح پر بھی یہ حال ہے کہ اسمبلی میں اسلامی نظریہ کونسل کی جو سفارشات رپورٹ کی صورت میں پیش کی جاتی ہیں وہ خفیہ ہونے کے باوجود چند روز بعد ہی اسلام آباد کے ردی فروشوں کے پاس نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی کوئی رپورٹ ان دکانوں پر نظر نہیں آتی انہوں نے کہا کہ عوام کی اکثریت مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت مالی اداروں کے قرضوں پر سود کی ادائیگی سے انکار کر دے۔ اس مطالبے کے برعکس پاکستان کے ۱۴ کروڑ عوام میں سے ۱۱۴ افراد بھی ایسے نہیں ہوں گے جو سود کی عدم ادائیگی کے اعلان کے بعد پیش آنے والی مالی مشکلات کا سامنا کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام جس دن تہیہ کر لیں گے کہ ملک میں شریعت نافذ ہو یہ اسی دن نافذ ہو جائے گی۔ مگر عوام شریعت کی بجائے ایٹم بم اور بڑی فوج چاہتے ہیں اور ان کی یہ خواہش پوری بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں شریعت یتیم ہے اور قرآن و سنت کا کوئی والی وارث نہیں نفاذ شریعت کی راہ میں امریکہ، فرانس اور بھارت رکاوٹ نہیں بلکہ پاکستان کے عوام خود رکاوٹ ہیں انہوں نے کہا کہ عوام میں وقتی طور پر جذبہ سر ابھارتا ہے اور اسی جذبے کے تحت عوام نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوادیا۔ حالانکہ جن افراد نے یہ مطالبہ کیا کہ انہوں نے قادیانیت پر کوئی کتاب کھول کر بھی نہیں دیکھی تھی۔" (بحوالہ ہند سماچار 30/9/2000)

حکومت بھی کرے تو کیا کرے وہ بھی ان کے فتووں سے ڈرتی ہے کہ کسی کا نکاح نہ ٹوٹ جائے یا کہیں مولوی کچھ نیا فتوی نہ دے جس سے ایمان میں خلل واقع ہو جائے۔ غرض کہ خدا کا ڈر اور رسول صلعم کی محبت و عشق بالکل ختم ہو چکا ہے اور ملاؤں کا خوف دامنگیر ہے۔ ورنہ نماز جنازہ تو سرا خاموشی سے پڑھا جاتا ہے سوائے تکبیرات کے مگر پاکستان میں نہ معلوم کیسے لوگوں کو پتہ لگا کہ امام نے آیت غلط پڑھی جس کی وجہ سے سیکڑوں لوگوں کا نکاح فسخ ہو گیا ہے ملاحظہ ہو پاکستان کی یہ خبر

نماز جنازہ میں شریک سینکڑوں افراد تجدید نکاح کیلئے بھاگے

غلط آیت پڑھی جانے پر آمین کہنے والے سبھی کے نکاح فسخ ہونے کا فتویٰ دیدیا گیا تھا

اسلام آباد ۳۰ ستمبر (ڈی پی اے) پاکستان میں ایک تاجر کے نماز جنازہ میں شریک سینکڑوں لوگ اس وقت اپنی بیویوں سے تجدید نکاح کے لئے دوڑ پڑے جبکہ ایک مفتی نے اعلان کیا کہ نماز جنازہ کے دوران زبان کی ایک غلطی سے ان کے نکاح فسخ ہو گئے ہیں۔ یہ خبر روزنامہ جنگ نے شائع کی۔ مفتی محمد طیب سلیم جو سرگودھا کے مفتی ہیں کہا کہ نماز کے دوران امام نے جنازہ کے دوران قرآن کی ایک آیت غلط پڑھی اور اس کے وہ معنی نکلے جو کفر عائد کرتے ہیں لہذا جس مقتدی نے "آمین" کہا اس پر کفر عائد ہو گیا اور اس طرح اس کا نکاح فسخ ہو گیا۔ خیال رہے کہ اسلام مومن اور کافر کے نکاح کو جائز نہیں قرار دیتا۔ مفتی سلیم کے فتویٰ سے نماز جنازہ میں شریک لوگ پریشان ہو گئے اور ان کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح کریں۔ اچانک کسی نے مفتی صاحب سے جو خود بھی نماز جنازہ میں شریک تھے سوال کیا کہ نماز میں تو آپ بھی تھے۔ آپ کا کیا ہو گا؟ مفتی صاحب نے جواب دیا۔ میں نے کلمہ کفر پر "آمین" نہیں کہا تھا۔ میں بچ گیا۔

(بحوالہ ہند سماچار 1/10/2000)

قارئین آپ نے اس خبر کو پڑھکر بخوبی اندازہ کر لیا ہو گا کہ کسقدر عوام میں ملاؤں کا فتویٰ جاری و ساری ہے حیرانی اس بات کی ہے کہ عقلمندوں کو کیا ہو گیا ہے کیوں سب کی عقل ماری گئی ہے اگر کسی فرقے کے نزدیک جنازہ میں قرات بالجبر بھی پڑھی جاتی ہو تو کیا غلطی ہونے پر نکاح ٹوٹ جایا کرتا ہے؟ پاکستان کی عوام جو امن اور شانتی کی خواہشمند ہے اور ان لوگوں سے کسی حد تک بیزار بھی ہے کیوں نہیں ان پر قابو پاتی اور انہیں ایسا سبق سکھاتی کہ یہ اپنی ان حرکات سے باز آجا سکیں ایسا ہو سکتا ہے اور یقیناً ہو سکتا ہے ملک کے امن پسند شہری اس گروہ کو اور اس کی ناپاک سازشوں کو ناکام بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح موجودہ حکومت بھی اگر چاہے تو اس گروہ پر قابو پا سکتی ہے ظلم اور ناانصافی کی بھی حد ہو گئی ہے ان لوگوں کی رسائی اتنی ہے کہ حکومت وقت کو بھی کبھی ان کی ماننی پڑتی ہے اگرچہ بعد میں حکومت کو اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا ہے اس میں شک نہیں کہ پاکستان کا میڈیا اگرچہ قرآن اور احادیث کی تعلیم بہتر رنگ میں پیش کرتا ہے اور قائداعظم محمد علی جناح کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ملک میں یکساں سلوک کی تعلیم بھی پیش کرتا ہے لیکن عملی رنگ میں سب کچھ اس کے برعکس نظر آتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس قوم کو نیک ہدایت دے اور ملک میں لوگوں کو سکھ کا سانس لینے اور آزادی کی زندگی گذارنے کی توفیق دے آمین۔

انہی لوگوں کیسے لئے شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ مسلمان بھی ہو۔

(محمد یوسف انور)

تیسری صوبائی کانفرنس جماعت ہائے احمدیہ پنجاب

8اکتوبر 2000ء بمقام ریل ماجرا

الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کی تیسری سالانہ کانفرنس مورخہ 8اکتوبر 2000ء بروز اتوار بمقام ریل ماجرا ضلع نواں شہر پنجاب میں نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی کانفرنس سے قبل حضور انور کی خدمت میں بذریعہ FAX کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع دیتے ہوئے خصوصی درخواست دعا کی گئی تھی۔ چونکہ لدھیانہ کے واقعہ شہادت کے بعد پہلی بار منعقد ہونے والی اس کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے مخالف سمت سے بھی کوششیں کی گئی تھیں۔ مگر حضور انور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس ہر لحاظ سے گزشتہ کانفرنسوں کے مقابل پر زیادہ کامیاب ثابت ہوئی۔ الحمدللہ

کانفرنس کے انتظامات کے لئے جلسہ سالانہ کی طرز پر ڈیوٹیاں تقسیم کی گئی تھیں اور نو مبائعین کے نمائندوں کو تمام شعبوں میں شامل کیا گیا تھا۔ چونکہ انتظامی لحاظ سے انکی تربیت مقصود تھی اسلئے خاص طور پر انکو فعال رنگ میں ڈیوٹی میں شامل کیا گیا اور مختلف شعبوں کے BADGES بھی تیار کرواکر انکو دیئے گئے۔

کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل کی قیادت میں مختلف وفود حکمانہ کاروائی اور کانفرنس کے انعقاد کی اجازت کے حصول کے سلسلہ میں بھجوائے جاتے رہے۔ اجازت ملتے ہی تیاری کا کام زور شور سے شروع ہو گیا۔ ایک وسیع میدان حاصل کیا گیا جہاں پر کانفرنس کے لئے ایک وسیع پنڈال تیار کیا گیا جسمیں حسب معمول مختلف قسم کے بینرز آویزاں کر دیئے گئے تھے۔ اسی طرح میڈیکل کیمپ، خورونوش اور بک سٹال و تیاری طعام کے لئے الگ الگ خیمے نصب کئے گئے تھے۔ فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہماری کانفرنسوں کا ایک امتیاز بن چکا ہے اور بلا تفریق مذہب و ملت لوگ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ماہرین کی ٹیم اس غرض کے لئے اپنی خدمات پیش کرتی ہے۔

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے پنجاب کی 190 جماعتوں سے 2200 نو مبائعین و احباب جماعت درجنوں گاڑیوں کے ذریعہ 'ریل ماجرا' پہنچے اس کانفرنس کی مجموعی حاضری تین ہزار سے زائد تھی۔ اور قادیان سے محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کی قیادت میں 45 گاڑیوں پر مشتمل ایک وفد (تقریباً 450 افراد) صبح 1/2 7 بجے روانہ ہو کر 12 بجے مقام اجتماع وارد ہوا۔ روانگی سے قبل محترم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم اے قائم مقام ناظر اعلیٰ نے دعا کروائی۔ اسی طرح محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ غوری صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ قادیان نے بھی کثیر تعداد میں لجنہ و ناصرات کی ممبرات کے ساتھ شرکت فرمائی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

نماز ظہر وعصر جمع کر کے پنڈال میں ادا کرنے کے بعد 2 بجے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں ہوا۔ جسمیں ایک نو مبائع معلم مکرم قاری ظہیر الدین صاحب نے سورۃ الحجرات کی آیت لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ .... سے تلاوت پیش کی اسکا پنجابی ترجمہ محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے پیش کیا۔ بعدہ ایک نو مبائع معلم مکرم عبدالحنان صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مدحیہ کلام "وہ پیشوا ہمارا........" نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد جماعت کی نمائندگی میں مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت ومکرم مولوی محمد حمید کوثر صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ قادیان نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندے شریک ہوئے بطور مہمان خصوصی شری ہربھجن سنگھ سوچ V.C. گورو نانک دیو یونیورسٹی شریک کانفرنس ہوئے۔ اسی طرح سنگھ صاحب پروفیسر منجیت سنگھ جتھیدار تخت صاحب شری کیس گڑھ صاحب، R.S.S. کے صوبہ ہماچل، پنجاب و ہریانہ کے صدر شری راجیندر متھل صاحب، چنڈیگڑھ سے شری جگناتھ پوری داس جی اسکون، فادر تھامس انچانکل بھی شریک ہوئے۔ جب قادیان کے خدام نے حضرت المصلح الموعودؓ کی یہ نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی

"مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں"

حاضرین جھوم اٹھے۔ اس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑا۔

اس مرتبہ پہلی بار مستورات کے پنڈال میں T.V. رکھا گیا تھا جس سے مستورات مردانہ پنڈال کی پوری کاروائی سے مستفید ہوتی رہیں اور آخر تک حاضری مکمل رہی۔

اس کانفرنس کی مناسبت سے دو روز قبل ہی Free Medical Camp کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مکرم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب بنگالی اور مکرم عبدالعزیز صاحب اختر کی قیادت میں ایلو پیتھک و ہومیو پیتھک معالجین کی ٹیمیں کانفرنس کے لئے پہنچ گئی تھیں۔ جس سے ریل ماجرا و مضافات کے درجنوں دیہاتوں کے 2000 سے زائد مریضوں نے فائدہ اٹھایا۔ جماعتی خدمات کو سراہا گیا۔ اس کا علاقہ نواسیوں پر اچھا اثر پڑا۔ اسی طرح اس موقعہ پر Book Stall کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جسمیں اسلامی نماز کا پنجابی ترجمہ کثیر تعداد میں بالخصوص فروخت ہوا۔

شرکاء کانفرنس کی تواضع کے لئے بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ مردوں اور عورتوں اور مہمانانِ خصوصی کے لئے علیحدہ علیحدہ پنڈال بنایا گیا تھا جہاں پر بہت ہی پرسکون ماحول میں لوگوں کی ضیافت ہوتی رہی

کانفرنس سے چند روز قبل ہی ریڈیو، T.V. اور اخبارات سے رابطہ کیا گیا تھا اور مختلف رنگ میں کانفرنس کی خوب تشہیر کی گئی تھی۔ اسی طرح کافی تعداد میں اشتہارات بھی شائع کئے گئے تھے اور انفرادی دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس کے انعقاد اور جماعتی تعارف پر مشتمل خبریں اور پریس ریلیز متعدد اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اسی طرح دوردرشن نے بھی اگلے دن رات کو مناظر کانفرنس کے ساتھ خبر نشر کی۔

کانفرنس کے اختتام پر صوبہ بھر کی جماعتوں میں اس سال دینی نصاب امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں میں مکرم ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ذریعہ انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس امتحان میں 320 بچوں اور بچیوں نے شرکت کی تھی اور یہ امتحان پنجابی زبان میں تحریری طور پر لیا گیا تھا۔ اسی طرح کانفرنس میں شریک VC اور مختلف مذاہب کے نمائندوں کو قرآن مجید کے تحفہ کے ساتھ یادگاری ٹرافیاں بھی دی گئیں جو اس مناسبت سے تیار کروائی گئی تھیں، جسمیں منارۃ المسیح اور لوائے احمدیت اور قومی جھنڈے کا نقش تھا مہمانوں نے نہایت ادب کے ساتھ، ممنونیت کے جذبہ کے ساتھ سر جھکا کر تحفے حاصل کئے۔

صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد یہ ایک روزہ کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

اجلاس کے اختتام پر حاضرین جلسہ و مہمانان کرام محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی قیادت میں ریل ماجرا میں نئی تعمیر شدہ مسجد بلال کی طرف روانہ ہوئے جہاں پر اس مسجد کے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ محترم ناظر صاحب نشرواشاعت نے دعا کروائی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریل ماجرا میں پیغام احمدیت پہنچانے میں مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب شہید کا نمایاں کردار رہا ہے۔ اللھم اغفرہ وادخلہ فی جنات النعیم

اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پنجاب کی مختلف جماعتوں کے صدر صاحبان و عہدیداران جماعت، مبلغین و معلمین کرام کا خصوصی تعاون حاصل ہوا ہے۔ مکرم عزیز احمد طاہر آف چنڈیگڑھ اور مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی، مکرم شفیع احمد صاحب غوری، مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب مہتمم مقامی قادیان، مکرم حمید احمد صاحب صدر جماعت ریل ماجرا اور جملہ اراکین جماعت ریل ماجرا خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ جمیعاً

اس کانفرنس کے دور رس نیک نتائج کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رپورٹ مرتبہ زین الدین حامد نائب نگران دعوۃ الی اللہ پنجاب و ہماچل)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 -1968)
AUTOMOTIVE RUBB... CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

قادیانیوں نے تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے خود کو حنفی بتایا

صورت حال کی وضاحت کیلئے قادیان سے آئے مبلغین کی پریس کانفرنس

لکھنؤ ۲۶ ستمبر پاکستان ہندوستان میں انتشار پھیلا کر مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتا ہے اور ہندوستانی معیشت کو تباہ کرنا چاہتا ہے وہ اس کیلئے کچھ تشدد پسند علماء کو استعمال کر رہا ہے۔ اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے یہ بات آج کلارکس اودھ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں احمدی فرقے کے مبلغین نے کہی۔

انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اس میں ہر ایک فرقے کو اپنے عقائد کی تبلیغ کا حق ہے انہوں نے کہا کہ ہم پر عائد یہ الزام کہ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ ہم مرزا غلام احمد کو غلام مصطفیٰ اور آپؐ کی غلامی کے طفیل میں اللہ نے ان کو امام مہدی اور مسیح موعود بنایا ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ احمدی عقائد کے مطابق غلام احمد روحانی محمد اور روحانی کرشن ہیں۔

مبلغین نے کہا کہ احمدیوں کو کافر کہا جا رہا ہے جب کہ وہ رسول کا ہی کلمہ پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کہ مزے کی بات ہے کہ احمدیوں کو کافر کہنے والے سارے فرقے آپس میں ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں انہوں نے امام احمد رضا بریلوی کی فتویٰ رضویہ کو اخبار نویسوں کو دکھاتے ہوئے دیوبندیوں پر عائد کفر کا فتویٰ پڑھ کر سنایا۔

احمدی مبلغین نے اپنے اوپر عائد انگریزوں کا ایجنٹ ہونے کے الزام کی تردید کرتے ہوئے الٹے ندوۃ العلماء پر انگریزوں کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ندوۃ کا سنگ بنیاد ایک انگریز سر جان اسکاٹ ہیوٹ نے رکھا تھا اور برطانوی حکومت اس کو سالانہ وظیفہ دیتی تھی انہوں نے ثبوت کے طور پر ۱۹۰۸ کا ندوہ کا شائع شدہ رسالہ بھی پیش کیا۔ انہوں نے اپنے کو حنفی بتاتے ہوئے کہا کہ مرزا صاحب کا قول ہے قرآن حدیث کے بعد اگر کسی مسئلہ میں پریشانی ہو تو امام ابو حنیفہ کی رائے کو تسلیم کرو۔ انہوں نے بتایا کہ ان لوگوں نے شر پسند عناصر کے منصوبوں کی پولیس میں رپورٹ درج کر دی ہے لیکن کسی کو نامزد نہیں کیا ہے کیونکہ حکومت ان سے باخبر ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ شر پسند عناصر کو شہر کے امن کو قائم رکھنے کیلئے گرفتار کیا جائے۔ اس موقع پر قادیان سے آئے قومی سیکرٹری ظہیر احمد۔ قانونی مشیر تنویر احمد ایڈوکیٹ۔ احمدی ہفت روزہ بدر کے ایڈیٹر منیر احمد خادم اور انعام غوری کے علاوہ ریاستی صدر چوہدری نسیم موجود تھے۔

(روزنامہ ان دنوں لکھنؤ۔ 27.10.2000)

قادیانیوں کو اسلام سے خارج کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں

ریاستی جماعت احمدیہ کی وضاحت

لکھنؤ 26 ستمبر ریاستی جماعت احمدیہ نے آج یہاں واضح طور پر کہا ہے کہ گذشتہ دنوں موہن لال گنج میں جلسہ کر کے قادیانیوں کو اسلام سے خارج کرنے والے خود اسلام سے خارج ہیں۔ ورلڈ اسلامک کانفرنس میں جو مولانا شامل ہیں وہ بھی اس طرح کا کوئی بھی فیصلہ کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ تنظیم کے ذمہ داروں نے اس کے پس پشت دیوبندی، ندوی و دوسرے علماء کی ایک منظم سازش قرار دیا ہے۔ تنظیم کے ذمہ داروں نے یہ بھی الزام لگایا کہ پاکستان کے اشارے پر آج کچھ مولانا قادیانیوں اور دوسرے مسلم فرقوں کے درمیان نفرت پھیلا کر آپس میں تفرقہ ڈلوانہ چاہتے ہیں۔ ریاستی امیر جماعت احمدیہ چودھری محمد نسیم اور قادیانی فرقہ کے مولانا محمد انعام غوری۔ مولانا منیر احمد خادم۔ مولانا ظہیر احمد خادم۔ وسید تنویر احمد نے آج یہاں ہوٹل کلارکس اودھ میں ہونے والی ایک پریس کانفرنس میں یہ بات مشترکہ طور پر کہی۔ انہوں نے واضح کیا کہ جس۔ طرح سارے مسلمان پیغمبر حضرت محمدؐ کو اپنا آخری نبی مانتے ہیں اسی طرح قادیانی بھی انہیں اپنا آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے باوجود مولانا قادیانیوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ قادیانی محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے ہیں۔

(راشٹریہ سہارا 27-10-2000)

گمشدہ رسید بکس

(۱) نظارت بیت المال آمد کی طرف سے سالانہ اجتماع پر آنے والے ایک مہمان کی دستی جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کیلئے بھجوائی گئی تین رسید بکس چندہ جماعت احمدیہ نمبر 9629, 9628, 9622 دوران سفر سامان کے ساتھ چوری ہو گئی ہیں۔

(۲) جماعت احمدیہ بریلی (یو-پی) کو دی گئی رسید بک نمبر 3633 بھی گم ہو چکی ہے۔

(۳) اسی طرح مکرم انچارج صاحب دیودرگ (کرناٹک) سرکل کو ایشو کردہ رسید بک نمبر 6731 بھی نمائندہ وقف جدید سے دوران سفر گم گئی ہے۔

بناء بریں ان پانچوں رسید بکس کو کالعدم قرار دیدیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان رسید بکس پر کسی بھی قسم کا جماعتی چندہ ادا کرنے سے احتراز کریں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

جماعت احمدیہ جڑچرلہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ شاندار طریق پر بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت نے کی مکرم سید سرفراز احمد حسین صاحب کی تلاوت اور محترم میر احمد فاروق صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار کے علاوہ محترم محمد صادق صاحب اور محترم سعادت احمد صاحب نے سیرۃ النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر خطاب فرمایا صدارتی خطاب کے بعد محترم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ (ایم احمد جعفر خان مبلغ سلسلہ جڑچرلہ)

درخواست دعا

میرے بھائی سیٹھ محمد ظہیر الدین صاحب کے پاؤں کا پلاسٹر کھول دیا گیا ہے مکمل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ ([illegible] سیٹھ محمد [illegible] الدین صاحب [illegible] حیدرآباد)

☆۔ میرے بھائی ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ابن الحاج محترم جناب سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم مغفور آف رانچی بہار اپنی اور اپنی اہلیہ آصفہ بیگم صاحبہ اور بچوں ڈاکٹر سید ایاز احمد صاحب سید امتیاز احمد صاحب سید محمود احمد صاحب اور خاندان کے ہر فرد اور لواحقین کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے ان کی اہلیہ صاحبہ آصفہ بیگم کے گھٹنے میں بہت تکلیف ہے جس کا اپریشن کرنا ضروری ہے اپریشن میں کامیابی کیلئے۔ ان کے چھوٹے بیٹے محمود احمد صاحب کی امتحان میں نمایاں پوزیشن سے کامیابی کیلئے ان کے چھوٹے بھائی مکرم سید تبریز احمد صاحب وکیل بوجہ بیماری چلنے پھرنے سے معذور ہیں ان کی صحت و سلامتی کیلئے نیز اپنے والدین مرحومین مغفورین کے بلندی درجات کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں اعانت بدر دو سو روپے۔

(محمد حبیب اللہ گوملا رانچی بہار)

تقریب رخصتانہ

☆...... خاکسار کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 5.10.2000 کو عمل میں آئی۔ قبل ازیں موصوفہ کا نکاح محترم محمود احمد صاحب مزمل ابن ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر آف قادیان کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر چوہدری محمد عارف صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پہلے مسجد مبارک اور پھر خاکسار کے غریب خانہ پر دُعا کروائی۔ مورخہ 6.10.2000 کو مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر نے اپنے بیٹے کے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام احمدیہ گراؤنڈ میں کیا۔ شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

☆...... خاکسار کی بیٹی عزیزہ صادقہ بیگم کی تقریب رخصتانہ مورخہ 11.10.2000 کو بمقام مسرت منزل لیبرٹی روڈ۔ حمایت نگر حیدر آباد عمل میں آئی۔ قبل ازیں عزیزہ کا نکاح محترم سہیب احمد ابن مکرم غلام احمد صاحب عبید آف بھونیشور (اڑیسہ) سے ہوا تھا۔ اس موقعہ پر سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ حیدر آباد نے دُعا کروائی۔ مورخہ 14.10.2000 کو دعوتِ ولیمہ کی گئی۔ شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مرزا حسن احمد بیگ حمایت نگر حیدر آباد)

دُعائے مغفرت

☆۔ خاکسار کی لڑکی سلیمہ خاتون زوجہ مبارک احمد کیرنگ 29.9.2000 کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک سیرت پابند نماز اور روزہ اور تہجد گذار تھیں اس کے علاوہ ماں باپ کی دلجوئی کرنے والی غریبوں کا خیال رکھنے والی بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور جنت فردوس میں جگہ دے آمین۔ اشاعت بدر-/50 روپے۔ (زہرہ بیگم دھواں ساہی سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ)

☆۔ افسوس! میری والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ چکوڑی اہلیہ مرحوم جناب عبد المنان صاحب صدر جماعت احمدیہ گند گواڑ وفات پا گئیں۔ سات ماہ قبل ہمارے والد صاحب کا بھی انتقال ہوا تھا۔ گند گواڑ میں مخالفت اور جماعت کا قبرستان نہ ہونے کی وجہ سے نعش کو بیلگام لا کر مدفون کیا گیا مرحومہ خوش مزاج صوم و صلوٰۃ کی پابند اور مہمان نواز تھیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے اور مرحومہ کے بچوں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

سراج چکوڑی گند گواڑ ضلع بیلگام کرناٹک)

☆۔ ہمارے ایک مخلص دوست مکرم محمد مجیب اللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ کا گذشتہ ماہ شموگہ میں انتقال ہو گیا۔ آپ محترم مرحوم بی ایم موسیٰ رضاء صاحب کی پوتی تھیں نیک متقی پرہیزگار و ملنسار صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں مقامی لجنہ کیلئے انہوں نے بہت کام کیا۔ تقریباً دس برس بنگلور میں لجنہ کی صدر رہیں اور آٹھ سال صوبہ کرناٹک کی صدر لجنہ رہیں ۱۹۷۹ء میں حج بھی کیا سینکڑوں بچے قرآن مجید ناظرہ کی تعلیم آپ سے حاصل کر چکے اور کرتے رہے۔ غریبوں کی ہمدرد۔ جماعت کا درد اور سب سے بڑھ کر بہت دعا گو خاتون تھیں۔ مرحومہ سلسلہ کے کاموں کی خاطر ہر وقت تیار رہتیں اور ہر احمدی عورت میں نیا جوش اور احمدیت کیلئے قربانی کا مادہ اجاگر کرتیں اور تربیت و تبلیغی پہلو میں صف اول میں شامل رہتی تھیں اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔ (محمد مجیب اللہ خان)

یقین تھا کہ یہ بات جھوٹ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے متعلق بڑی بڑی عظیم الشان خوشخبریاں دی ہوئی تھیں اور یقین تھا کہ یہ بچہ ان لوگوں سے نہیں مر سکتا۔ اس لئے آپ نے ان کو تو چھوڑ دیا کہ جھوٹ بول رہے ہیں لیکن ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔

اب یہی حضرت یوسف بڑے ہوئے اور ان کی قمیص کا ایک اور واقعہ ہے پیچھے سے پھٹے ہونا یا آگے سے پھٹے ہونے والا۔ زلیخا نے جب بدنیتی سے ان پر حملہ کیا، بھپٹی تو آپ بھاگے ہیں اور دروازے کی کنڈی کھولی۔ اس عرصہ میں اس نے پیچھے سے قمیص پکڑ لی اور کھینچ لی اور وہ پھٹ گئی۔ اس وقت اتفاق سے اس کا میاں بھی وہاں پہنچ گیا تھا اور اچانک اس نے شکایت لگائی کہ تم کیا کرو گے اس لڑکے سے یہ تو ایسا ظالم ہے۔ ہم نے اس کو بچے کی طرح پالا ہے اور اس نے مجھ پر حملہ کیا اور میری عزت لینا چاہتا تھا۔ تو خدا تعالیٰ نے وہاں بھی مدد فرمائی۔ ایک صاحب تھے ان کی محفل میں رہنے والے یا خاندان کے آدمی تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ یہ دیکھو کہ قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے یا پیچھے سے۔ اگر یوسف نے حملہ کیا ہو زلیخا پر تو اس کا گریبان پھٹنا چاہئے لیکن اگر زلیخا نے کیا ہوگا تو پیچھے سے پھٹی ہوگی۔ تو وہ قمیص جب دیکھی تو پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی۔ تو یہ قمیص حضرت یوسف علیہ السلام کی ایک اور نشانی بن گئی اور اس بات پر پھر لمبا قصہ ہے کہ پھر قید میں کس طرح ڈالا گیا پھر ایک لمبا واقعہ ہے۔ بعد میں بھائی غلہ لینے آگئے۔ جب وہ واپس جانے لگے تو حضرت یوسف نے فرمایا کہ یہ میری قمیص لے جاؤ اور میرے باپ کو دینا وہ بات سمجھ جائیں گے انہیں یقین تھا کہ پہلی قمیص جھوٹی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا نے انہیں اس انجام تک پہنچایا ہو کیونکہ خواب میں دیکھا تھا کہ سارے بھائی بھی ماں باپ بھی سجدہ کر رہے ہیں یعنی ان کے سامنے جھک گئے ہیں۔ ان کی اطاعت میں آگئے ہیں تو اس خیال سے یہ ناممکن تھا کہ خواب پوری نہ ہو اور حضرت یعقوب کو ایک لمحے کا بھی شک نہیں تھا تو جب وہ قمیص اپنی انہوں نے بھیجی تو پھر ان کو سمجھ آگئی کہ یہ یوسف کی قمیص ہے اس طرح اس قمیص کا تین دفعہ کا ذکر ملتا ہے۔

سوال: قرآن کریم کی ۱۱۴ سورتیں جو ہیں ان کے نام الہامی ہیں یا بعد میں تجویز ہوئے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب نام الہامی ہیں ایک بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے نہیں بنایا۔ سارے نام خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔

سوال: حضور کئی سورتوں کے ایک سے زیادہ نام ہیں!

جواب: حضور نے فرمایا ان میں بھی حکمتیں ہیں۔ یہ بتانے کی خاطر کہ ان سورتوں میں بہت سی برکتیں ہیں اور ناموں سے ان سورتوں کی برکت کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے مثلاً سورۃ فاتحہ ہے۔ فاتِحَةُ الکتاب (شروع کرنے والی) کھولنے والی اور اس سورۃ کا نام شفا بھی ہے تو اور بہت سے نام ہیں سورۃ فاتحہ کے تو یہ اس کے مضامین کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بتایا گیا ہے۔ اور یہ اللہ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔

سوال: کچھ سورتیں مکی ہیں کچھ مدنی ہیں اور سورۃ المائدہ ہے اس کا کچھ حصہ مکہ میں نازل ہوا اور کچھ مدینہ میں۔ یہ کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ مکی ہے یا مدنی ہے۔

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہجرت کے بعد کی سورتیں مدنی کہلاتی ہیں اگرچہ وہ مکہ میں نازل ہوئی ہوں اور ہجرت سے پہلے کی سورتیں مکی ہی کہلائیں گی خواہ ان میں بعض آیات مدینہ میں بھی نازل ہوئی ہوں۔

بشکریہ الفضل لندن

NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
GUARANTED PRODUCT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ارشاد نبوی ﷺ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان-248-5222, 248-1652
رہائش-243-0794, 27-0471

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI

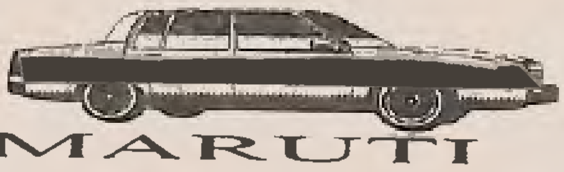

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

وائیٹل روز کیپسول: مردانہ وجسمانی طاقت بڑھانے کیلئے بھروسے مند دوا۔
لیکونل کیپسول: لیکوریا عورتوں کی کمزوری دور کرنے کیلئے۔
تیار کردہ:
روز فارما
ہرد وچھنی روڈ گورداسپور 143521
ROSE PHARMA

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol : 49 Thursday 9th November 2000 Issue No :45

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

لکھنؤ میں جماعت احمدیہ کی پریس کانفرنس

(مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ قادیان

جیسا کہ احباب کو علم ہے بفضلہٖ تعالیٰ یوپی کے کئی اضلاع میں جماعت احمدیہ غیر معمولی ترقی کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے دیوبندی علماء اپنی روزی روٹی بند ہوتا دیکھ کر سخت پریشان ہیں چنانچہ اس پریشانی کے عالم میں انہوں نے ۲۱ر ستمبر کو لکھنؤ میں تحفظ ختم نبوت کے نام پر ایک جلسہ کیا جس میں مدرسوں کے سینکڑوں طلباء کو اکٹھا کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی جلسہ میں حاضری بڑھانے کیلئے مفت بسیں اور گاڑیاں چلا کر بھیڑ کو اکٹھا کیا گیا۔ اور یہ قریباً پہلا موقع تھا کہ "تحفظ" کے اجلاس میں لنگر اور پانی کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ حاضری پانچ چھ لاکھ بتائی گئی تھی لیکن حقیقتاً یہ حاضری بمشکل چند ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ اجلاس میں اپنی پرانی عادت کے مطابق دیوبندی علماء نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کیں اور ہر طرح اپنے خبث باطن کا ثبوت فراہم کیا۔ مدرسوں کے طلباء کو اکسایا گیا کہ وہ احمدیوں پر تشدد کریں اور باقاعدہ اعلان کیا گیا کہ کسی احمدی مبلغ کو گاؤں میں گھسنے نہ دیا جائے اور مار کر بھگا دیا جائے۔ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں تحفظ ختم نبوت کے شیدائیوں کے اور کس قدر ان کا سنت نبوی پر عمل ہے) صحابہ کرام دیہاتوں میں تبلیغ کرنے جاتے تھے اور کفار ان کو مار کر بھگاتے تھے تشدد کرتے تھے اور لہولہان کرتے تھے۔ تحفظ والے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ کس کی سنت کی پیروی کر رہے ہیں۔

دیوبندی مولویوں کی زہر آلود تقاریر کے جواب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ۳ درجن سے زائد معروف اخبارات اور ٹیلی ویژن وغیرہ کے نمائندے آئے۔ اور مرکز احمدیت قادیان سے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد، مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید اور مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر اور خاکسار اس پریس کانفرنس میں شرکت کیلئے پہنچے جبکہ لکھنؤ میں مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب امیر صوبائی اور مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم حمد احمد صاحب مبلغ سلسلہ موجود تھے۔ پریس کانفرنس شام چھ بجے شروع ہوئی جن میں اخباری نمائندوں کے تمام سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ اگلے روز دس معروف اخبارات کے علاوہ مختلف کیبل ٹیلی ویژن سے پریس کانفرنس کی خبریں نشر ہوئیں۔

اخباری نمائندوں نے ایک سوال یہ کیا کہ کہا جاتا ہے کہ آپ لوگ انگریزوں کے ایجنٹ ہیں جب انہیں بتایا گیا کہ انگریزوں کے ایجنٹ اگر کوئی ہیں تو احمدی نہیں بلکہ دیوبندی ندوی ہیں کیونکہ ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد ہی ایک انگریز نے رکھا تھا اور انگریز اس ادارے کو ماہانہ وظیفہ بھی دیتے تھے جب اس کے تاریخی ثبوت اخباری نمائندوں کو دکھائے گئے تو وہ اس سے سخت حیران ہوئے۔

ایک سوال یہ تھا کہ دیوبند والے آپ کو کافر کہتے ہیں لہٰذا آپ لوگ ان کی بات کیوں نہیں مان لیتے۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ بریلوی مکتبہ فکر کے لوگ دیوبندیوں کو احمدیوں سے بھی بڑا کافر مرتد اور واجب القتل مانتے ہیں پھر یہ دیوبندی ندوی، بریلوی فتووں کو مان کر اپنی گردنیں اُن کے آگے کیوں نہیں رکھ دیتے۔ بلکہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم میں تو دیوبندیوں کو نصرانیوں، مجوسیوں ہندوؤں اور مشرکوں سے بھی بدتر کہا گیا ہے۔ پھر شیعہ لوگ بھی ان دیوبندیوں کو کافر کہتے ہیں۔ لہٰذا اگر احمدیوں کو دیوبندیوں سے اپنے مسلمان ہونے کا سرٹیفکٹ دلانے کی ضرورت ہے تو پہلے دیوبندی، بریلویوں اور شیعوں سے اپنے مسلمان ہونے کا سرٹیفکٹ لائیں۔

اس طرح نامہ نگاروں کو یہ بھی بتایا گیا کہ دیوبندیوں کے جد امجد مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب اور قاری طیب صاحب اس اُمت میں غیر شرعی نبی کے آنے کے قائل ہیں پس اگر احمدی غیر شرعی نبوت کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے کافر ہیں تو پھر دیوبندی احمدیوں سے بھی بڑے کافر ہیں۔ ان جوابات سے اخباری نمائندے سخت متعجب ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان ہے کہ یوپی کی پولیس دیوبندیوں کی ہر شرارت پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اس موقع پر اس نے احمدیوں کے تحفظ کا معقول انتظام کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پریس کانفرنس سے اخباری نمائندوں اور عوام کے خیالات میں پاک تبدیلی پیدا ہوئی۔ اس موقع پر بعض شیعہ دوست ملے جو دیوبندیوں کی اس حرکت پر نفرت کا اظہار کر رہے تھے ایک شیعہ دوست نے بتایا کہ ان دیوبندیوں نے اس کے رشتہ دار کو صرف شیعہ ہونے کی وجہ سے قتل کروا دیا تھا۔

پریس کانفرنس سے متعلق چند ایک اخبارات کی خبریں مع حوالہ درج کی جا رہی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پریس کانفرنس کی کامیابی کیلئے مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب امیر صوبائی اور مبلغین کرام نے بہت محنت کی جس کیلئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس پاکستان کے اشارے پر ہوئی

جماعت احمدیہ کے صدر کا الزام

لکھنؤ ۲۶ر ستمبر جماعت احمدیہ کے صدر چوہدری محمد نسیم نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے مسلک کے مسلسل فروغ سے خوف زدہ ہو کر ان کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے جس کی تازہ ترین مثال موہن لال گنج کی ختم نبوت کانفرنس ہے۔

وہ مقامی کلارکس اودھ ہوٹل میں اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امن پسند شہری ہیں اور خاموشی ولگن کے ساتھ اپنا کام کرتے ہیں اور ٹکراؤ سے اجتناب کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ وہ غلام احمد کو امام مہدی و مسیح موعود مانتے ہیں۔

ریاستی صدر نے کہا کہ مسلمانوں میں کفر کا فتویٰ عام ہے۔ شاید ہی کوئی فرقہ ہو جس کو کافر نہ کہا جاتا ہو۔ سنی شیعہ کا کافر کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے احمد رضا خان کی تحریر کردہ فتویٰ رضویہ کو دکھاتے ہوئے ان سطور کو پڑھ کر نامہ نگاروں کو سنایا جس میں مولانا نے دیوبندیوں کو کافر قرار دیا ہے۔

قادیان سے آئے ہوئے ہفت روزہ بدر کے ایڈیٹر منیر احمد خادم نے کہا کہ ہماری جماعت پر انگریزوں کا ایجنٹ ہونے کا الزام عائد کرنے والے ندوۃ العلماء پر ایجنٹ ہونے کا الزام کیوں نہیں عائد کرتے جبکہ ندوۃ کی سنگ بنیاد سر جان ہیوٹ نے رکھی تھی اور برطانوی حکومت اس ادارے کو سالانہ وظیفہ دیتی تھی۔

قومی سیکرٹری ظہیر احمد خادم نے کہا کہ پاکستان ہندوستانی مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کیلئے کچھ تشدد پسند علماء کا استعمال کر کے اس کو تباہ کرنے کی سازش رچ رہا ہے۔ ریاستی صدر نسیم احمد نے بتایا کہ انہوں نے مذکورہ معاملے کی پولیس میں رپورٹ درج کرا دی ہے۔ لیکن کسی کو نامزد نہیں کیا ہے۔ (تسلسل کیلئے صفحہ ۱ پر دیکھیں)

لکھنؤ میں ۲۶ ستمبر ۲۰۰۰ کو ہوٹل کلارکس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نمائندگان (دائیں سے بائیں) مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب صوبائی امیر یوپی۔ مکرم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر۔ مکرم محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ۔ مکرم ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت۔ زیر نظر فوٹو میں مکرم منیر احمد صاحب خادم پریس کے نمائندگان کو فتاویٰ رضویہ کی وہ عبارت سناتے ہوئے جس میں مولانا احمد رضا خان بریلوی نے دیوبندیوں کے کافر اور خبیث تر ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ (فوٹو۔ بدر)

تقریب رخصتانہ وعقیقہ

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ و منیجر ہفت روزہ بدر کی دوسری بیٹی عزیزہ طاہرہ بنت المہدی کی تقریب رخصتانہ وعقیقہ مؤرخہ ۱۹-۱۰-۲۰۰۰ کو عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح چار سال قبل عزیز مولوی حافظ شریف الحسن صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اس تقریب کے موقعہ پر محترم امیر صاحب مقامی قادیان نے دُعا کروائی۔ جملہ قارئین کرام سے اس شادی کے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ ادارہ بدر محترم مولانا صاحب موصوف کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ (ادارہ بدر)

اضافہ قیمت بدر خصوصی نمبر

قبل ازیں جلسہ سالانہ پر شائع ہونے والے خصوصی نمبر کیلئے -/30 روپے قیمت کا اعلان کیا گیا تھا۔ اب چونکہ تصاویر اور صفحات کے مزید اضافہ کی وجہ سے بہت زیادہ اخراجات ہو رہے ہیں لہٰذا بدر کے خصوصی شمارہ سلیم نمبر کی رعایتی قیمت -/50 روپے مقرر کی گئی ہے۔ قارئین نوٹ فرمائیں۔ (منیجر بدر)